

www.sirat-e-mustaqeem.com

سچے عاشقِ رسول کی پہچان

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد
مستحکم ہے: ”جس نے مجھ پر سو 100 مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے
درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ
رکھے گا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ، ج 10 ص 253 حدیث 17298)

کیوں کہوں یکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَاب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے
ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بَیِّنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَان کی نِیَّتِ اُس کے عمل سے
بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی

خطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ﴿ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ﴿ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ﴿ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اَذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ﴿ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کرنے کی تیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ﴿ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ﴿ دیکھ کر بیان کروں گا ﴿ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ﴿ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ﴿ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلُ الْاَفَاظ بولتے وقت دل کے اغْلَاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ﴿ مدنی قافلے، مدنی اِعامات، نیز علا قائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلَاوَلں گا ﴿ تہتہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ﴿ نظر کی حِفَاظَت کا ذہن بنانے کی خاطر حتّٰی الْاِمْکَان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے سچے عاشقِ رسول کی پہچان سے متعلق مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ عاشقِ رسول ہونے کا دعویٰ تو بہت سے کرتے ہیں مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم سچے عاشق ہیں یا صرف زبانی دعوے ہی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کے عشقِ رسول اور جانثاری کا ایک واقعہ بیان کروں گا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے محبت سے متعلق قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ پیش کروں گا۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آجئین کے عشقِ رسول کے واقعات اور پیارے آقا ﷺ سے محبت کی علامات کے ساتھ ساتھ ایک عاشقِ رسول کو کیسا ہونا چاہیے؟ اس حوالے سے بھی مدنی پھول پیش کروں گا اور آخر میں مسواک کی سنتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ آئیے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنئے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

صلح حدیبیہ کے سال قریش نے حضرت سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) شہنشاہِ دو عالم، نورِ مجسم ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب وضو فرماتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یوں معلوم ہوتا جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لعابِ مبارک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطور تبرک) اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے، آپ ﷺ انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تعمیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے سامنے خاموش رہتے اور اڑراہِ تعظیم آپ ﷺ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے۔

جب حضرت سیدنا عروہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہ قریش! میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قدر و منزلت نہیں دیکھی جیسی شان (حضرت) محمد (مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُن کے صحابہ (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔⁽¹⁾

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مَحَبَّتِ رَسُوْلِ اَصْلِ اِيْمَانِ ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اس بے مثال جذبہ عشقِ رسول کو سامنے رکھتے ہوئے ہر امتی پر حق ہے کہ وہ محبوبِ دو جہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت پیدا کرے اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال و اسباب، یہاں تک کہ اولاد اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کو اپنے دل میں بسالے کیونکہ ان کی محبت ہی ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ چنانچہ پارہ 10 سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ
وَاحِوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
وَاَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَا
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
تَرْجُوْهُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ: تم فرماؤ اگر تمہارے
باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور
تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی
کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں
ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں

¹... شفا، فصل فی عَادَةِ الصَّحَابَةِ فی عَظَمِیَّتِہِ، ۳۸/۲

وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٣٠﴾
 اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم

(پ ۱۰، التوبہ: ۲۴) لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

صَدْرُ الْإِفَاضِلِ حَضْرَتِ عَلَّامِہ مَوْلَانَا سَيِّدِ مُحَمَّدٍ نَعِيمُ الدِّینِ مُرَادِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دُنیا کی مَشَقَّتِ برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رَسُول (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کے مقابل دُنوی تَعَلُّقات کچھ قابلِ اِنتِہات نہیں اور خُدا اور رَسُول کی مَحَبَّتِ اِیمان کی دَلیل ہے۔

مَعلوم ہوا کہ رَحمتِ عَالَم، نُورِ مُجْتَمِع صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّتِ ایک مسلمان کیلئے اِیمان کی مُنیاد ہے۔ بلکہ مسلمان کا اِیمان بھی اس وقت کَامِل ہوتا ہے کہ جب وہ سرورِ کونین، رَحمتِ دَارِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب و عزیز جانے۔

مَحَبَّتِ رَسُولِ خُونِ رِشتوں سے بڑھ کر ہے

نبی کریم، رُوْفُ رَحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا یُؤْمِنُ مِنْ اَحَدٍ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالتَّائِسِ اَجْمَعِیْنِ تم میں سے کوئی اس وقت تک مُؤْمِن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔⁽²⁾

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ مبارک کو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مکمل طور پر اپنے اُوپر نافذ کر رکھا تھا اور ان سچے عاشقانِ رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

²... بخاری، کتاب الايمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷۱، حدیث: ۱۵

نزدیک ان کے جائیداد و مال اور اہل و عیال سے بڑھ کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ کریمِ محبوب ہو گئی۔ ایک بار اُمیدُ المؤمنین حضرت سیدنا عَلِیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: كَانَ وَاللّٰہِ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاِبْنَاتِنَا وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلٰی الْکَلْبِ، خدا کی قسم! ارحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اپنے مال، اپنی اولاد، ماں باپ اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔⁽³⁾

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر محبت کرتے ہیں تو آپ نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ ہمارے مال، اولاد اور ماں باپ سے بڑھ کر محبوب ترین ہے۔ یقیناً مؤمنِ کامل اور ایک عاشقِ رسول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قریبی رشتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان تو سب کو محبوب ہوتی ہے لیکن جو سچے عاشقِ رسول ہوتے ہیں وہ محبوب کے نام پر جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حبیب کو مقدم جانتے ہیں۔

حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رَسُولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز

³... شفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیما روی عن السلف والائمة، الجزء الثانی، ص ۲۲

سے زیادہ محبوب ہیں۔ سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہِ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا) (4)

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی غلامی ہے سُنَدِ آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت آنِ مِلّتِ شانِ مِلّت ہے
محمد کی محبت روحِ مِلّتِ جانِ مِلّت ہے
محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مالِ جاں اولاد سے پیارا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ روشن اور درخشندہ ستارے جن کی چمک دمک سے پورا عالم جگمگا رہا ہے اُن کے دلِ محبتِ رسول سے کس قدر روشن تھے، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی

رگ و جاں میں اس قدر سرایت کر چکی تھی کہ انہیں محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔ یہ ایسے سچے عاشقانِ رسول تھے کہ انہوں نے عملی طور پر عشقِ رسول میں نہ صرف اپنا مال و دولت لٹا دیا بلکہ حالتِ جنگ میں اپنی جانوں کی پروا کئے بغیر سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کیلئے اپنی جان کی بازیاں بھی لگا دیں اور اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ نازنین کیلئے خود کو ڈھال بنا کر شہر کی طرف سے ہونے والے تیروں کے حملے اپنے جسموں پر سہتے ہوئے جامِ شہادت بھی نوش کیے۔ آئیے! جنگِ اُحد کے اُس خُونریز معرکے کے احوال سنئے ہیں کہ جب اسلام کے عظیم مجاہدین اپنی محبوب ہستی کے دفاع کے خاطر اپنی جان کے نذرانے پیش کرتے رہے، عشق انہیں آزماتا رہا اور وہ وفا شعار سرخرو ہوتے رہے۔

غزوہ اُحد کے جانثار صحابہ

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے جاں نثارانہ جذبات کا ظہور سب سے زیادہ غزوہ اُحد میں ہوا، اس غزوہ میں ایک مقام پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صرف سات انصاری اور دو قریشی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ رہ گئے۔ اس حالت میں سُنَّار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گھیرا تنگ کر دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان جاں نثاروں سے مخاطب ہو کر فرمایا: جو اُن بد بختوں کو ہم سے دُور ہٹائے گا اس کے لئے جنت ہے۔ ایک انصاری صحابی فوراً آگے بڑھے اور سُنَّار سے لڑتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک صحابی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جان قربان کرتا جاتا، یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے ساتوں انصاری صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ جامِ شہادت نوش کر گئے۔⁽⁵⁾

⁵... مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ اُحد، ص ۹۸۹، حدیث: ۱۷۸۹، ملخصاً

مُحْسِنِ یُوسُفَ پہ کٹیں مِصر میں اُگشتِ زَناں
سَر گماتے ہیں ترے نام پہ مَرَدانِ عَرَب
(حدائقِ بخشش، ص ۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

انہی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں حَضْرَتِ سَیِّدُنَا اَبُو طَلْحہ اور حَضْرَتِ سَیِّدُنَا سَعْدِ بْنِ اَبِی وقَّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی شامل تھے جو اِنہتہائی جاں نثاری کے ساتھ کُفَّارِ بد اُظہار سے بزد آزار ہے۔ حَضْرَتِ سَیِّدُنَا سَعْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُوْلِ اکْرَم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سامنے اپنا ترکش بکھیر دیا اور فرمایا کہ تیر پھینکو، میرے ماں باپ تم پر قُربان۔⁽⁶⁾

حَضْرَتِ سَیِّدُنَا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غزوہٗ اُحُد میں حَضْرَتِ سَیِّدُنَا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ڈھال لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے سرِ اپا ڈھال بنے ہوئے تھے، حَضْرَتِ سَیِّدُنَا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زَبَر دشتِ تیر اندازی کرنے والے تھے۔ اُس روز تو (آپ کے ہاتھوں) دو تین کمانیں بھی ٹوٹ گئیں، جب کوئی فِشَخْص تیروں سے بھرا ترکش لے کر وہاں سے گزرتا تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: یہ تیر اَبُو طَلْحہ کے سامنے ڈال دو۔ حَضْرَتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گردن اٹھا کر کُفَّار کی طرف دیکھتے تو حَضْرَتِ سَیِّدُنَا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَرَض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! گردن اٹھا کر نہ دیکھیں، کہیں کوئی تیر نہ لگ جائے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قُربان ہونے کے لئے خادم کا گلا مَوْجُوْد ہے۔⁽⁷⁾ حَضْرَتِ سَیِّدُنَا قَبِیْسِ بْنِ اَبُو حازم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ غزوہٗ اُحُد میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّی

⁶... بخاری، کتاب المغازی، باب اذہمت طائفتان منکم... الخ، ۳/۳، حدیث: ۴۰۵۵

⁷... بخاری، کتاب المغازی، باب اذہمت طائفتان منکم... الخ، ۳۸/۳، حدیث: ۴۰۶۴

واقعی یہ شخص فلاں سے بے حد محبت کرتا ہے۔ مثلاً محبت کرنے والا ہر معاملے میں اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے، ہر وقت اس کے ذکر سے اپنی زبان تر رکھتا ہے، اس کی پسند کو اپناتا اور جو چیز اسے ناپسند ہو اس سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً ہر مسلمان حضور اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عشق کرتا ہے، لہذا عاشقِ رسول کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر مکمل اور ہر طرح سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر سے ہر وقت اپنی زبان کو تر رکھے۔ جس مسلمان میں یہ علامتیں پائی جاتی ہیں وہ سچا عاشقِ رسول کہلاتا ہے۔ آئیے! محبتِ رسول کی چند علامتوں کے بارے میں سُنئے ہیں اور اپنے اندر عمل کا جذبہ بیدار کرنے کی نیت بھی کرتے ہیں۔

(1) اطاعت و اتباع

محبت کی اولین علامت محبوب کی اطاعت و اتباع ہے، اس لئے ہر اُمتی پر حق ہے کہ محبوب دو جہان، سرورِ دُشانیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِشاد فرمادیا، اُس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذرہ بَر ابرِ مخالفت کا تصور بھی ذہن میں نہ لائے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں یہ علامت بھی کامل طور پر موجود تھی۔ وہ نفوسِ فُدیسیہ ہر معاملے میں سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و پیروی کیا کرتے اور جو چیز حضور کو پسند ہوتی اُسے محبوب جانتے تھے۔

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دَڑزی نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، میں بھی اس دعوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک ہو گیا، دَڑزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوٰۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدو شریف تلاش کر کے تناول فرما رہے

ہیں) حضرت سَیِّدُنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں (فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ یعنی اس دن سے میں بھی کدو شریف کو پسند کرتا ہوں)۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخياط، ۱۷/۲، حدیث: ۲۰۹۲)

اسی طرح جس کام سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منع فرما دیتے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ فَوْرًا اسے ترک کر دیا کرتے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غَیْرِ مَوْجُود گی میں بھی اس کام کو نہیں کرتے اگرچہ ان کا فائدہ کیوں نہ ہوتا جیسا کہ

حَضْرَتِ سَیِّدُنَا عَبْدِ اللہِ بنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اکْرَم، نُورِ مَجْمَعِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شَخْص کو دیکھا کہ وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے ہے۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے؟ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لے جانے کے بعد لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور (اس کو بیچ کر) اس سے نفع حاصل کر لے۔ تو اس نے جواب دیا کہ خُدا کی قسم! جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا تو اب میں اس انگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اٹھا سکتا۔ (10)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہر معاملے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن کاموں سے منع فرمایا ان سے بچنا چاہئے کیونکہ محبت کا دَعْوِی اُسی صُورَت میں دُرُشْت ہو گا جب ہم حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتّباع میں زِند گی بسر کریں گے۔ یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زِند گی ہمارے لئے بہترین نمونہ عمل ہے۔ قرآن پاک میں پارہ 21، سُورَةُ الاحْزَاب کی آیت

10... مشکاة المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۴۸۱/۲، حدیث: ۴۳۸۵

نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱) اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

صَدْرُ الْأَفَاضِلِ حَضْرَتِ عَلَامَةِ مَوْلَانَا سَيِّدِ مُحَمَّدِ نَعِيمِ الدِّينِ مُرَادِ آدَادِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیدِ حَکِیْمِ الْأُمَّتِ حَضْرَتِ مُنْفِقِ اَحمَد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ ”نور العرفان“ میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف سارے انسانوں کے لیے نمونہ ہے جس میں زِندگی کا کوئی شعبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبِّ (تعالیٰ) نے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدْرَت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صنعت صرف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو ان کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآية: ۲۱، ص ۶۷۱)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ یعنی جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء في الاخذ بالسنة واجتناب البدع، ۳۰۹/۲، حدیث: ۲۶۸۷)

سنت زندہ کرنے کا ثواب

نبی کریم، رُوفِ رَحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سے فرمایا: جان لو! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عَرَض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ اسی طرح فرمایا: اے بلال جان لو! عَرَض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ أَحْبَبَا سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا یعنی جس نے میری ایسی سُنَّت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی (یعنی اس پر عمل ترک کیا جا چکا تھا) تو اسے ان تمام لوگوں کے آجر کے برابر ثواب ملے گا جو اس سُنَّت پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی اور جس نے کسی بِدْعَتِ سَیِّئَہ (بری بدعت) کو رواج دیا جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُوْل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے ہیں تو اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہے جو اس بِدْعَتِ سَیِّئَہ پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدع، ۴/۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۶)

سُنَّت کو زندہ کرنے کا مطلب

حَضْرَتِ عَلَامَہ مَلّا عَلٰی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی مَد کورہ حدیث کے اس حصے ”مَنْ أَحْبَبَا سُنَّةَ“ یعنی جس نے میری سُنَّت کو زندہ کیا“ کے تحت فرماتے ہیں: ”سُنَّت کو زندہ کرنے سے مُراد اپنے قول و عمل کے ذریعے اس سُنَّت کی اِشَاعَت و تَشْہِیْد کرنا ہے۔“ حدیثِ پاک کے اس حصے ”قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي“ یعنی جو میرے بعد مٹ چکی تھی“ کی تَشْرِیْح میں امام ابْنُ الْمَلِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کا قول نُقْل فرماتے ہیں: ”اس سے مُراد یہ ہے کہ اس سُنَّت پر عمل کو چھوڑ دیا گیا ہو، تو میرے بعد جس نے اس سُنَّت کو اپنے عمل کے ذریعے یا دوسروں کو اس پر عمل کی ترغیب کے ذریعے زندہ کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کی مِثْل پُورا پُورا آجر ہے جو بھی اس سُنَّت پر عمل کرے۔“ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۴۱۴، تحت الحدیث: ۱۶۸)

اِتِّبَاعِ رَسُوْل اور اَمِیرِ اہْلِ سُنَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی پیارے آقا مدینے والے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

سَلَم سے مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں تو دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتِّبَاع نہایت ضروری ہے۔ سُنّتوں کو زندہ کرنے اور سُنّتوں کے عامل بنے رہنے کیلئے کسی ایسے عاشقِ صادق کی صُحبت اختیار کرنی ہوگی جو نہ صرف خود سُنّتوں کا پیکر ہو بلکہ دوسروں کو بھی راہِ سُنّت پر چلا کر منزلِ عِشْق تک پہنچا دے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَوْجُودہ دُور میں شیخ طریقت، امیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت عَلَامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں اِتِّبَاعِ رَسُوْل اور اِخِیائے سُنّت کا جو عَظِیْم جذبہ ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی اِتِّبَاعِ سُنّت کے زیور سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مَضْرُوفِ عمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِتِّبَاعِ سُنّت کے سانچے میں سر تاپا ڈھلی ہوئی آپ کی شَخْصِیّت کو دیکھ کر لاکھوں افراد متاثر ہوئے اور اس کے نتیجے میں سر پر عَمَامہ کا تاج، چہرے پر داڑھی شریف اور بدن پہ سُنّتوں بھر الباس سجا کر نہ صرف عاشقانِ رَسُوْل کی صَف میں شامل ہو گئے بلکہ نماز، روزے اور شرعی احکامات کے پابند بھی بن گئے۔ امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بَسَاؤِ قات ایسی ایسی سُنّتوں پر عمل کر لیتے ہیں کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتِّبَاعِ سُنّت کی نِیّت سے کبھی فَرَش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر۔ آپ نے اپنے سونے کے لئے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدِیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، البتہ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں اگر سونے کی نُوبت آتی ہے تو میزبان جس قسم کا بچھونا پیش کرتا ہے اسی پر آرام فرما لیتے ہیں۔ اس میں بھی اِتِّبَاعِ سُنّت ہی کی جَلوہ نمائی ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بچھونے میں عِیْب نہیں

نکالا۔ (11)

اَلْغُرُضُ آپ کے شب و روز کے معمولات میں اِتِّباعِ رَسُوْل کی ہی جھلک نظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عِشْق و مَحَبَّت کی دلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدَقے ہمیں بھی اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی ہی سچی مَحَبَّت اور اُن کی اِطاعت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

(2) تعظیم و تکریم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحْبُوْب کی اِطاعت و پیروی کے علاوہ مَحَبَّت کی ایک بہت بڑی عَلامت مَحْبُوْب کی تَعْظِیْم و تَکْرِیْم کرنا بھی ہے۔ نہ صرف یہ مَحَبَّت کی عَلامت ہے بلکہ اس کا لازمی حصہ بھی ہے جس کے بغیر مَحَبَّت کا دُغوی سراسر جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ خود بھی اس کی تَعْظِیْم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اِسی کی تَوْقِیْر رکھتا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اس کے مَحْبُوْب کی بے ادبی و تَوہین کر بیٹھے تو وہ مُضطَرِب (بے چین) ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام مَحْبُوْب کی بات ہے جبکہ سَرُوْرِ عَالَم، نُورِ مُجِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خود خالق کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی مَحْبُوْب ہیں اِسی لئے اُن کی تَعْظِیْم و تَوْقِیْر کا حکم خود اللہ تَبَارک و تَعَالٰی نے دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سُورۃ الفتح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَٰہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّاَنْذِیْرًا ﴿١﴾ لِّیُّؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَنَعْرِضَ رُءُوْہُ وَتُوقَّیْرُوْا
وَلِنَسَبِّحْہُ بِکَمْرِہٖ وَاَصْبِلًا ﴿٢﴾ (پ ۲۶، الف: ۸، ۹)

تَرْجَمَہ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور دُرُسناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رَسُوْل پر ایمان لاؤ اور رَسُوْل کی تَعْظِیْم و تَوْقِیْر کرو اور صُحُوشام اللہ کی پاکی بولو۔

www.dawateislami.net

عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سَهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو یعنی یہ وہ شرط ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سہیل بن عمرو کے ساتھ صَلَّح ہو چکی ہے۔ اس پر بھی سہیل کہنے لگا کہ رَسُولُ اللہ کے الفاظ نہ لکھئے کیونکہ اگر ہمیں آپ کی رسالت پر یقین ہو تا تو پھر ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی جھگڑا ہی نہ ہوتا، آپ ایسا کیجئے کہ اس کے بجائے صرف اپنا اور اپنے والد کا نام لکھ دیجئے۔ رَسُولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی یہ بات بھی قبول فرمائی اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ رَسُولُ اللہ کے الفاظ مٹا دو۔ لیکن قربان جانیئے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشق رسول پر کہ عرض کرنے لگے یا رَسُولُ اللہ میں آپ کے نام مبارک کو ہر گز نہیں مٹا سکتا۔ بالآخر نبی کریم، رُوفِ رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی رَسُولُ اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھ دیا۔⁽¹²⁾

آئینوں کا تارا نام محمد	دل کا اُجالا نام محمد
پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا	میں یہ کہوں گا نام محمد
اپنے رضا کے قربان جاؤں	جس نے سکھایا نام محمد
اپنے جمیل رضوی کے دل میں	آ جا سما جا نام محمد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سن کر کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اَلَا مَرْفُوقِ الْاَدَب یعنی حکم ادب پر بھی فوقیت رکھتا ہے، تو حضرت سَیِّدُنَا عَلِیُّ الرِّضَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور نام اقدس مٹانے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہر گز نہیں بلکہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گستاخی و بے ادبی

ہے۔ حضرت سَیِّدُنَا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام مُبَارَک کو نہ مٹانے میں بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِشْق و مَحَبَّت کی دلیل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گوارا نہیں کیا کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے آقَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام اَقْدَس کو مِٹاؤں۔ اس سے ہمیں یہ دَرَس بھی ملتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نام محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بعد اسے مٹانے کو بے ادبی سمجھا تو جو لوگ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھنے کے بعد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بجائے صرف ”ص“ یا ”صَلَّم“ لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں انہیں بھی اس سے چننا چاہیے کہ یہ بھی بے ادبی ہے، اس کے بجائے پورا دُرُودِ پاک یعنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا چاہیے۔

امام اہلسنّت، عاشق ماہِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خِدْمَت میں اسْتِغْتَاء (سوال) پیش ہوا۔ مُسْتَفْتٰی (سوال کرنے والے) نے سوال میں ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کی جگہ ”صَلَّم“ لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسے تَنْبِیہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا۔ سوال میں ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کی جگہ ”صَلَّم“ لکھا ہے اور یہ سَخَتْ ناجائز ہے۔ یہ بلا عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اکابر و فُحول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی ”صَلَّم“ لکھتا ہے۔ کوئی ”صلم“، کوئی فقط ”م“، کوئی ”عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام“ کے بدلے ”عَم“ یا ”ع م“ ایک ذرّہ سیاہی یا ایک اُنکُل کا غذا یا ایک سینڈ وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عَظِیْم بُرکات سے دُور پڑتے اور مَحْرُومِ وبے نصیبی کا شکار ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۵۰: بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(3) کثرتِ ذکر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ عاشق صادق جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، بات بات پر اس کا ذکر کرتا ہے کیونکہ اسے مَحْبُوب کے ذکر سے لذت ملتی ہے۔ ایک روایت میں ہے: **مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ**، یعنی جو شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔⁽¹³⁾ چونکہ ہمارے عشق و مَحَبَّت کا مرکز سرور کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذکرِ رسول وہ بابرکت وظیفہ ہے جس میں عشاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اظہارِ مَحَبَّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دو جہاں، سرورِ کون و مَکال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر زیادہ سے زیادہ دُرود و سلام پڑھا جائے۔

مُحَقِّق عَلَی الاطلاق حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَقْوٰی ارشاد فرماتے ہیں: جب بندہ مومن ایک بار دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، (دس گناہ مٹاتا ہے) دس درجات بلند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غزوات میں شمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ دُرود پاک سببِ قبولیتِ دُعا ہے، اس کے پڑھنے سے شَفَاعَتِ مصطفیٰ واجب ہو جاتی ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابِ جَنّت پر قُرب نصیب ہو گا، دُرود پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے، دُرود پاک گناہوں کا کفارہ ہے، صدقے کا قائم مقام بلکہ صدقے سے بھی افضل ہے۔⁽¹⁴⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کس قدر خوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم گناہگاروں کے

13... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الاول فی الذکر وفضیلته، ۱/ ۲۱۷، حدیث: ۱۸۲۵

14... جذب القلوب، ص ۲۲۹

دامن اُس مجتوب کی محبت سے مالا مال ہیں جن کی نہ صرف ذات بابرکت ہے بلکہ ان کا ذکر بھی دُنیا و آخرت کی سعادت مند یوں کا مجموعہ ہے، اُس شخص کی خوش بختی کی کوئی انتہا نہیں جس کا دل یادِ مُصطفیٰ اور زبان ذکرِ مُصطفیٰ میں مشغول رہتی ہو اور ذکرِ محبوب کی لذت نے اسے ساری دُنیا کی محبتوں سے بے نیاز کر دیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی نے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 5 میں روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرودِ پاک کے ذریعے ذکرِ مُصطفیٰ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی انعام پر عمل کے ذریعے سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر خُوب خُوب دُرود و سلام کے گجرے نہچھاور کرنے چاہئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

عاشقِ رسول کو کیسا ہونا چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچے عاشقِ رسول کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ ہر

ہر معاملے میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال کی پیروی کرے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرے، ہر طرح سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابہ کرام، ازواجِ مطہرات، اہل بیتِ اظہارِ رِضْوَانِ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تَعْظِیْم کو لازم سمجھے اور شہرِ مدینہ، مسجدِ نبوی رَاَدَ اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا، قبرِ انور اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آثارِ شریفہ کی تَعْظِیْم و توقیر اور ان کے ادب و احترام کو ضروری جانے۔ ہر وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ شریف سے اپنی زبان کو تر رکھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوستوں سے

دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ ان نشانیوں کے علاوہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کیلئے ایک سچے عاشقِ رسول کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے والا، فُحش و بدکلامی سے بچنے والا، اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا، دوسروں کی بھلائی چاہنے والا، لڑائی جھگڑے سے بچنے والا، لوگوں میں صلح کروانے والا، مُصِیبت پر صبر کرنے والا، جھوٹ، غیبت، چُغلی، کینہ، حسد وغیرہ بُرائیوں سے بچنے والا، الغرض چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا اور ہر ایک گناہ سے بچنے والا ہونا چاہئے۔ وہ کس قسم کا عاشقِ رسول ہے جو دن رات اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانیوں میں بسر کرتا ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چوٹ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	عالموں پر ہنسیں، بھبتیاں بھی کسّیں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	گالیاں جو بکسیں عیب بھی نہ ڈھکیں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول	کاش! عطار کا طیبہ میں خاتمہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے حبیبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایسا عاشقِ صادق بنادے کہ جو بھی

ہمارے خلیے اور کردار کو دیکھیے تو کہہ اُٹھے کہ وہ دیکھو سچّا عاشقِ رسول جا رہا ہے۔ اے کاش! ہماری پہچان ہی عاشقِ رسول کے نام سے ہو جائے تو اس سے بڑھ کر سعادت کی بات اور کیا ہوگی۔

فَمَا أَثَنَّا تَوْهُو جَاوِلٌ مِّس تِیْرِی ذَاتِ عَلٰی مِیْن

جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دیدار ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سچے عاشقانِ رسول کی پہچان کے حوالے سے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے اِنتہا محبت کے بارے میں سنا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرماتے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ آپ کے حُشَمِ اقدس سے مَسّ (چُھو جانے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سَبَقَت لے جانے کی کوشش کرتے، آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی فوراً تعمیل کرتے، آپ کے سامنے نہایت ادب و احترام کے ساتھ بیٹھتے کبھی اُنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جس مجلس میں حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر خیر کیا جا رہا ہو اِنتہائی ادب و احترام کے ساتھ آپ کا ذِکْر خیر سُننا چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے قرآنِ پاک کی آیت اور احادیثِ مبارکہ سُنیں جن سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبتِ ایمانِ کامل کیلئے شرط ہے، آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبتِ ثُنوی رشتہ داروں اور اپنی جان و مال سے بھی عزیز ہونی چاہیے۔ صَرَف زَبان کی حد تک محبتِ رسول کا دعویٰ نہیں ہونا چاہیے بلکہ عملاً سچی اور حقیقی محبت ہونی چاہیے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ ایسے سچے عاشقانِ رسول تھے کہ سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جان تک لٹا دیا کرتے تھے۔ اے کاش!

ہمیں بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت نصیب ہو جائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناموس کی خاطر جان و مال لٹانے والے بن جائیں۔ پھر ہم نے سنا کہ ایک عاشقِ صادق میں کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں۔ ان علامتوں میں سے ایک علامت اطاعتِ رسول ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مَحَبَّت کی یہ علامت بھی کامل طور پر موجود تھی، یہ حضرات ہر ہر معاملے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کو لازم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کو کیا اور اسے کرنے کا حکم نہیں دیا یہ نُفوسِ قُدسیہٗ عَشِقِہ و مَحَبَّت میں اس کام کو بھی سَعَادَت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کے دِلدادہ بنے پھرتے ہیں حالانکہ سُنّت میں حکمت اور ہمارے لیے باعثِ رَحمت ہے۔ اس پُر فتن دَور میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفر کی بَرکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جذبہ پاسکتے ہیں۔ پھر ہم نے مَحَبَّت کی ایک اور علامت تَعَظِیْمِ رَسول کے مُتَعَلِّق سنا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے حد تَعَظِیْم کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی شیر خُدا اَکْرَمُ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے بارے میں سنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تَعَظِیْمًا رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مُبارک مٹانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ذِکْرِ مُصطفیٰ کے بارے میں سنا کہ یہ بھی مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک اہم علامت ہے کیونکہ جو جس سے مَحَبَّت کرتا ہے تو ہر بات میں اس کا تذکرہ کرتا ہے، اگر ہم بھی عشقِ رَسول کا دم بھرتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خیر کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ عادات کا تذکرہ کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر

بکثرت دُرود و سلام پڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ جس طرح ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زندگی گزاری، اسی طرح ہمیں بھی نہ صرف خود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر چلتے ہوئے سچے عاشقِ رسول ہونے کا ثبوت دینا چاہیے بلکہ اپنی اولاد کے دلوں میں بھی محبتِ رسول پیدا کرنا چاہیے

مرحبا! ماہِ ربیع الاول کا ہلال چمک چکا ہے، سبحان اللہ

<p>دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا کہ رحمت بن کے چھائی بار ہویں شب اس مہینے کی اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں اثر بخشا گیانالوں کو فریادوں کو آہوں کو یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو مبارک دشتِ غربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو نجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا جنابِ رحمۃِ اللعللمیں تشریف لے آئے امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی</p>	<p>ربیع الاول اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا خدا نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا صد ہا تلف نے دی اے ساکنانِ خطہ ہستی! مبارکباد ہے ان کیلئے جو ظلم سہتے ہیں مبارکباد دیواؤں کی حسرت زانگا ہوں کو ضعیفوں بیکسوں آفتِ نصیبوں کو مبارک ہو مبارک ٹھو کریں کھا کھا کے پیہم گرنے والوں کو مبارک ہو کہ دُورِ راحت و آرام آپہنچا مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے بصد اندازِ یکتائی بغایت شانِ زیبائی</p>
--	--

سالار کی آمد مرحبا!

سردار کی آمد مرحبا!

سرکار کی آمد مرحبا!

دلدار کی آمد مرحبا!

منٹھار کی آمد مرحبا!

مختار کی آمد مرحبا!

شاندار کی آمد مرحبا!

تاجدار کی آمد مرحبا!

غنخوار کی آمد مرحبا!

شہریار کی آمد مرحبا! شہ ابرار کی آمد مرحبا! حضور کی آمد مرحبا!
مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کر کے بارہویں تک بلکہ پورا ماہ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوثِ الوری اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالا مال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا من کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

✽ اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب خوب چراغاں کیجئے۔

✽ اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنت کا پیارا پیارا سالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچائیے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

✽ اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ بیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

✽ اے عاشقانِ میلاد! بارہویں شبِ دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاول کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ پیارے آقا، بارہویں والے مصطفیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مدرسۃ المدینہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے مدنی مٹے اور مدنی مٹیاں بھی بچپن ہی سے سچے عاشقانِ رسول کی صفوں میں شامل ہو کر سنتوں کے عامل بن جائیں تو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مدنی مٹوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ (لبنین) اور مدنی مٹیوں کیلئے مدرسۃ المدینہ (لبنات) قائم ہیں۔ جن میں تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُنا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآنِ پاک کا ایک حَرْف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک ہر مسلمان کے لیے ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے۔ اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے لیکن افسوس صد افسوس! کہ ہماری اکثریت قرآنِ پاک کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور

اس پر عمل کرنے سے بتدریج دُور ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعلِّمِ کائنات، فخرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**۔ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری، الحدیث: ۵۰۲، ج ۳، ص ۲۱۰) قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضروری ہے اس کے مُتَعَلِّقِ سیدی اعلیٰ حضرت اِشاد فرماتے ہیں: اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صحیح مُتَاز ہو فرضِ عین ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطْعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ خرج، ج ۳، ص ۲۵۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارس بنام مدرسۃ المدینہ اس مدنی کام کے لیے کوشاں ہیں۔ تادم بیان صرف پاکستان میں برائے حِفْظ و ناظرہ 2 ہزار سے زائد مدرسۃ المدینہ (لِلدِّیْنِ وَلِلْبَنَات) چل رہے ہیں جن میں مدنی مُتَو اور مدنی مُنِیوں کی کل تعداد 1 لاکھ سے زیادہ ہے، آپ سے بھی مدنی اِتِّجاء ہے کہ اپنے مدنی مُتَو اور مدنی مُنِیوں کو تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے، ان کی اخلاقی تربیت کے ذریعے انہیں نیک بنانے اور اسے اپنے لیے صدقہ جاریہ بنانے کیلئے مدرسۃ المدینہ میں داخل کروادیتے۔

عطا ہو شوقِ مولیٰ مدرّسے میں آنے جانے کا

خُدا یا ذوقِ دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو صحیح معنوں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے، اپنے خوف سے رونے، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں تڑپنے، بے ادبوں کی صحبت سے دُور رہنے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اُمِّیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِّیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہر جگہ عشقِ رسول

کی شمع جلانے میں مصروف ہے۔ لہذا آپ بھی خوفِ خدا کی عادت اپنانے، سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت جگانے، سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے، خود کو فرائض و واجبات، سنن و مستحبات کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس دینا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ چوک درس مسلمانوں کو برائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رغبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے ساتھ ساتھ علمِ دین کی بہت سی باتیں سکھانے کا ذریعہ ہے اور لوگوں تک علمِ دین کی باتیں پہنچانا آخر و ثواب کا کام ہے۔

فرمانِ مَظْلُفِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت قائم کی جائے یا اُس سے بدن مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔ (حلیہ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۵ حدیث ۱۴۳۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ”اللہ تعالیٰ اُس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (سنن ترمذی ج ۳ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:
ایک بار حضرت سَیِّدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاو عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض

کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل ہیں، چوک درس بھی مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور علمِ دین سکھانے کا اہم ذریعہ ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بد نگاہی، فضول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مشغول ہو سکتے ہیں، بعض اوقات چوک درس میں شرکت کی برکت سے ان کی زندگی میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کر کے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ آئیے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عیاش نوجوان

زم زم نگر، حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رسیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عیاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دلدل میں اس قدر دھنس چکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادت بد میں گرفتار ہو گیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شفقت بھرے انداز میں چوک درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سنتوں بھرے درس میں شریک ہو گیا۔ درس کے پُر تاثیر الفاظ نے میرے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ رفته رفته اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشقانِ مصطفیٰ کی صحبت کی برکت سے ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیاملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اوّلیٰ کے ساتھ

باجامعت نماز ادا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مستی میں مست رہنے والا عشقِ مصطفیٰ میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُر بہار فضاؤں میں ایسا ذہن بنا کہ میں مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور مجھے شراب نوشی اور گناہوں کی دیگر نحوستوں سے نجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(ابنِ عساکر ج ۹، ص ۳۴۳)

زمانے بھر میں مچا دیں گے دھوم سُنَّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے مسواک سے متعلق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ﴿دو رَکعتِ مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رَکعتوں سے افضل ہے۔﴾ (الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۱۰۲، حدیث 18) ﴿مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی اور ربِّ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔﴾ (مسندِ امام احمد بن حنبل، ج 2، ص ۴۳۸، حدیث 5869) ﴿مسواک پینلو یا زیتون یا ینیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔﴾

❁ مسواک کی موٹائی چھنکلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔ ❁ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❁ اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❁ مسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے۔ 3 مناسب ہے کہ اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے۔ ❁ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ❁ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے۔ ❁ ہر بار دھو لیجئے۔ ❁ مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنکلیا یعنی چھوٹی انگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔ ❁ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے۔ ❁ مُٹھی باندھ کر مسواک کرنے سے بوا سیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❁ مسواک وضو کی سُنّتِ قبلہ ہے البتہ سُنّتِ مؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 623) ❁ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سُنّت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سُنْدُر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمائیے)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب "بہارِ شریعت" حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پُرؤزدگار

سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گاموت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصَّلوات علی سَیِّدِ السَّادَات ص ۱۵۱ ملحظاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سَیِّدُنَا النَّس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَّی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سَیِّدُنَا ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرودِ پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِجِ ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا بَيْنَ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةٍ دَائِمَةً مَبْدُومٍ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(6) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صَدِیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضُوْا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی

مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا

ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعِ ص ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ